تلخیص و ترجمے

ترکی ۱۹۴۰ء سے

(۴)

ذرائع رسل ورسائل

ریلوے لائن | موجودہ ریلوے لائن اور سڑکیں جو رسل ورسائل کا ذریعہ ہیں اُن کا نقشہ صفحہ۶۸ پر دیا گیا ہے اس موقع پر صرف یہ بتلانا ہے کہ سنہ ۱۹۴۰ء سے لے کر آج تک اس سلسلہ میں کتنی پیمائشیں اور توسیعات بروئے کار آئیں۔ جیسا کہ ہم گذشتہ مضمون کے ابتداء میں یہ بیان کر چکے ہیں کہ استنبول بغداد ریلوے کے باقی ماندہ حصہ کی جو موصل۔ بیجی (عراق) کے درمیان ہے سنہ ۴۰ء میں تکمیل ہو چکی تھی۔ اگست سنہ ۱۹۴۱ء میں اطلاع ملی کہ العزیز اور سرحد ایران توسیع شدہ لائن کی پیمائش مکمل ہو چکی تھی اور پہلے حصہ میں ستر کلومیٹر یعنی العزیز سے لے کر پالو تک کام شروع ہو گیا تھا اور مزید دوسرے حصہ کے نوے کلومیٹر میں جو پالو اور کیپا کُر کے مابین واقع تھے ٹھیکے دیدیے گئے تھے۔ فروری سنہ ۱۹۴۲ء میں ریلوے لائن کا یہ سلسلہ کیپا کُر تک پہنچ چکا تھا اس لائن کی لمبائی جو موس سے ہو کر گذریگی تقریباً ۵۰۰ کلومیٹر ہوگی۔ مئی سنہ ۱۹۴۰ء میں دیار بکر اور جھیل وان تک کا ایک دوسرا نقشہ تیار کیا گیا اور جھیل کو عبور کرنے کے لیے کشتیوں کا باضابطہ انتظام کیا گیا۔ فروری سنہ ۱۹۴۲ء میں دیار بکر سیزر لائن کا کام ختم ہو چکا تھا اور یہاں سے ستر کلومیٹر آگے یعنی سامان تک ریل کی لائن بچھائی جا چکی تھی۔ اور لائن کا یہ حصہ آمد ورفت کے لیے کھول دیا گیا تھا۔ یہ لائن رامنداغ تیل کے اس چشمے کے کام آتی ہے (جس کا تھوڑے ہی دن ہوئے پتہ چلا ہے) اور جو دریاے باتمان کے علاقہ میں واقع ہے، یہ دریائے دجلہ کا ایک معاون شمار ہوتا ہے۔ فیلیوس، زونگولداک۔ اریگلی لائن کی توسیع جو کوسلو کو جاتی ہے۔ اُمید کی جاتی تھی کہ وہ سنہ ۱۹۴۲ء کے آخر تک ختم

ہو جائیگی۔ سیواس اور ارض روم والی لائن جولائی ۱۹۴۰ء میں پایہ تکمیل کو پہنچ چکی تھی۔ جولائی ۱۹۴۱ء میں ایک ایسی لائن کی پیمائش ہو رہی تھی جس کا نام شمالی لائن رکھا جاتا اور جو ارض روم اور استنبول کے مابین ہوگی اور اداپازاری۔ بولو۔ ازمیت۔ حیدر پاشا۔ سوہیوجق۔ توسیہ۔ گموشیوکائے۔ مرزیفان اماسیہ اور ترکان ہو کر گزریگی۔ اسی سلسلہ میں ایک دوسری لائن کی پیمائش کی اطلاع ملی تھی جو اکتوبر ۱۹۴۰ء میں ہو رہی تھی اور جو مودانیہ اور آنشوگول کے مابین ہوتی۔ اگست ۱۹۴۱ء میں اس نوعیت کے ابتدائی کام باسویوک سے لے کر برصہ تک کی لائن کے لیے پایہ تکمیل کو پہنچ چکے تھے۔

سڑکیں | جمہوری دور میں تقریباً تین ہزار کلومیٹر لمبی سڑکیں بنائی گئی ہیں اور ان میں سے ۲۵، کلومیٹر ۱۹۴۰ء میں تیار ہوئیں۔ اس سلسلہ میں مطلوبہ رقم ۱۹۴۱ء کے میزانیہ میں پاس کی گئی تھیں اور ایڈریانوپل اور قرقلریلی کے درمیان کی سڑکوں کی مرمت بھی کی گئی اور اُسے جدید طریقہ پر درست کیا گیا ۱۹۴۱ء میں یہ اطلاع ملی تھی کہ ترابزون سے لے کر سرحد ایران تک جو سڑک ارض روم ہو کر گزرتی ہے اُس کی تکمیل ۱۹۴۲ء تک ہو جائیگی۔ اُسی وقت یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ بطلس اور کرتلان کے درمیان ایک سڑک زیر تعمیر تھی جو سائرت سے ہو کر گزرتی تھی۔ اسی سال موٹر کی آمد و رفت کے لیے استنبول اور انقرہ کے درمیان ایک دوسری سڑک کی تکمیل کی توقع تھی یہ سڑک ازمیت اداپازاری اور بولو ہو کر گزرتی ہے۔ جون ۱۹۴۲ء میں حکومت نے سلیفکہ سے لے مرسین۔ ترسوس اور ادولوکسلا تک ایک پختہ تارکول کی سڑک تیار کرانے کے سلسلہ میں ٹھیکے دینے کا اعلان کیا تھا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ۱۹۳۹ء کے تخمینے کے مطابق دس ہزار تین سو ستر میل کی وسعت میں سے ۴۴۳۰ میل میں پھیلی ہوئی سڑکوں کو مرمت کی ضرورت تھی۔

ہوائی راستے | استنبول، انقرہ اور ازمیر کے درمیان ہوائی جہاز چلتے ہیں لیکن یہ راستے ماہ نومبر یعنی موسم سرما میں بند ہو جاتے ہیں۔ نومبر ۱۹۴۱ء میں اطلاع ملی تھی کہ ۱۹۴۲ء میں العزیز سے جہاں ایک جدید طیارہ گاہ تیار ہو چکی تھی ایک نئی ہوائی سروس کھل جائیگی۔

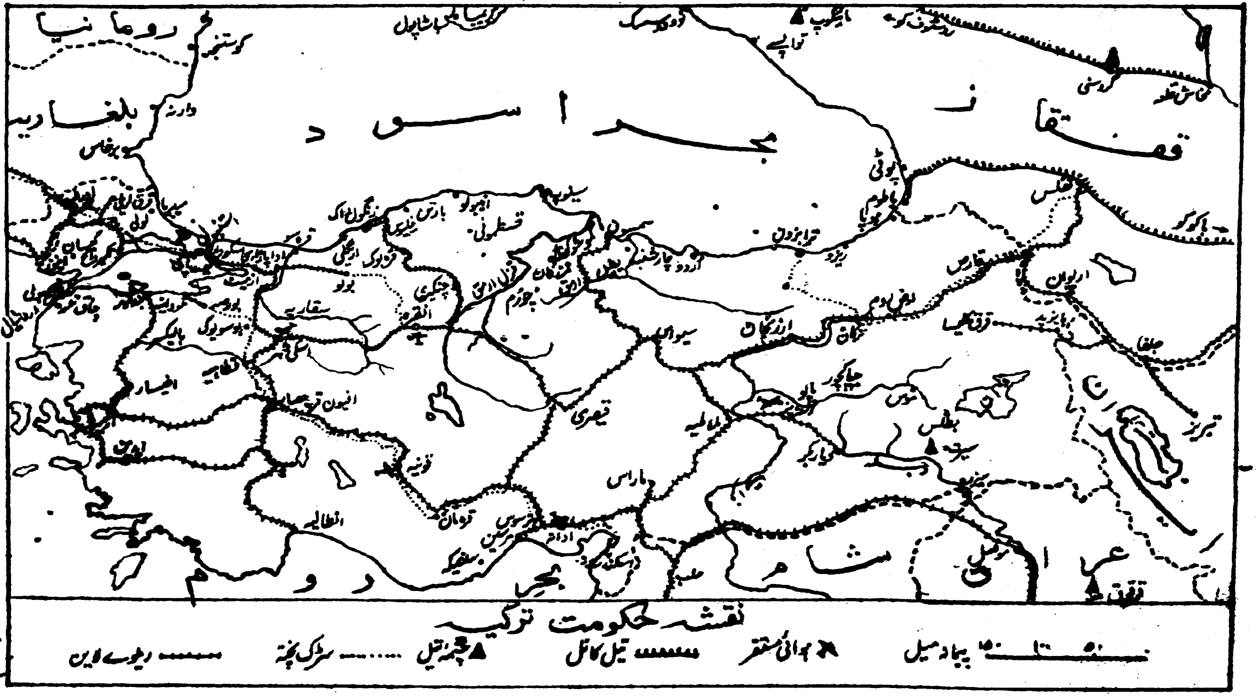
نقشہ حکومت ترکیہ
پیمانہ میل
ہوائی مستقر
تیل کا نل
چشمہ تیل
سڑک پختہ
ریلوے لائن
بحر اسود
رومانیہ
بلغاریہ
قفقاز
ایران
عراق
شام
بحر روم
انقرہ
سیواس
قیصری
قونیہ
ارزنجان
ارض روم
طرابزون
سمسون
قارص
تفلس
ایروان
باطوم
تبریز
ملاطیہ
دیاربکر
بطلیس
مرعش
ادنہ
حلب
موصل
افیون قرہ حصار
انطالیہ
کونستنزہ

بندرگاہیں | شاید یہ امر دلچسپی سے خالی نہ ہو کہ ماہ ستمبر سے لے کر ماہ مئی تک ٹرکی کی بحر اسود کے بندرگاہوں میں سے کوئی بندرگاہ خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ یہاں کی پُرسکون فضا صرف ایک گھنٹہ میں ایک نہایت خوفناک طوفان میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ اس ساحل پر ارگلی اور سینوپ بہت ہی محفوظ بندرگاہ ہیں۔ ارگلی شمال کی جانب سے محفوظ ہے اور سینوپ منجمد لاوا کی چٹانوں سے۔ یہاں سمسون ریلوے کا ایک اہم کاروباری نقطہ ہے لیکن یہاں آنے والے باربرداری کے جہاز ساحل سے دور کھڑے ہوتے ہیں اور مال چھوٹی چھوٹی موٹر کشتیوں میں اُتارتے ہیں۔

فوج | اگرچہ ترکی اس وقت کسی ملک سے برسرپیکار نہیں ہے لیکن اس کی فوج تقریباً جنگی دور کی تعداد کے قریب قریب ہے۔ فوج کی تعداد تقریباً پانچ لاکھ سپاہیوں پر مشتمل ہے۔ تعداد میں اضافہ کرنے کے لیے ۱۹۴۲ء میں فوجی خدمت کے لیے قید عمر میں تین سال کی تخفیف کر دی گئی یعنی اب بیس سال کے نوجوان فوجی خدمت کے لائق شمار کیے جاتے ہیں اور خدمت کی مدت چھبیس سال ہے۔ اور اب بہت سے ایسے لوگ جو پہلے فوجی خدمت سے بری کر دیے گئے تھے لام پر بلا لیے گئے ہیں۔ اس وقت ترکی تقریباً بیس لاکھ فوج اکٹھی کر سکتی ہے۔ فوج اس وقت گیارہ رسالوں (جو ۲۳ ڈویژن کے برابر ہے) ایک بکتر بند برگیڈ تین سوار ڈویژن اور سات قلعہ بند فوجوں کے دستوں پر مشتمل ہے۔

بحری فوج | ۱۹۳۹ء میں برطانیہ سے جتنے جنگی جہاز خریدے گئے تھے ان میں ۵۰ فیصدی مئی ۱۹۴۲ء تک ترکی پہنچ چکے تھے۔ پہلے یہ طے پایا تھا کہ ان جنگی جہازوں کو خود ترکی کے ملاح برطانیہ جا کر لائینگے لیکن جب "رفاہ" کو جو ترک ملاحوں کا ایک دستہ لے کر برطانیہ جا رہا تھا، ساحلِ ترکی کے قریب تارپیڈو کا نشانہ بنا کر ڈبو دیا گیا تو خود برطانوی ملاحوں نے تباہ کن (۱۳۶۰ ٹن) دو آبدوز کشتیاں (۶۸۳ ٹن) دو سرنگیں بچھانے والے جہاز (۳۵۰ ٹن) اور چند دوسرے قسم کے جہاز اور کشتیاں اسکندرونہ کے بندرگاہ پر پہنچا کر حکومت کے حوالے کیا۔ نقصانات سے پہلے ترکی کی بحری فوج ایک جنگی جہاز دو ہلکے

گشتی جہاز جو ۱۹۰۳ء میں تیار ہوئے تھے اور اُن میں سے ایک فوج کی تربیت کے لیے استعمال ہوتا ہے) چھے تباہ کن، گیارہ آبدوز کشتیاں دو ہلکی کشتیاں تین موٹر تارپیڈو کشتیاں، تین سرنگیں ہٹانے والے اور پانچ سرنگیں بچھانے والے جہاز، دو چھوٹے جنگی جہاز، دو سرنگیں ہٹانے والی چھوٹی کشتیاں ایک پیمائش کرنے والا جہاز، ایک تیل لیجانے والا جہاز اور ایک کوئلہ لیجانے والے جہاز پر مشتمل تھی جولائی ۱۹۴۲ء میں آبدوز کشتی سلداری (۱۲۰۰ ٹن) ایک حادثہ میں درِ دانیال کے قریب ڈوب گئی اور اسی ماہ میں تیل لیجانے والا جہاز انطارس (۳۰۰۰ ٹن) تارپیڈو کا نشانہ بننے کے بعد طرابلس کے ساحل پر جا لگا۔ برطانیہ سے جہازوں کے بھیجنے کے بعد اب بحری فوج کی تعداد میں کافی اضافہ ہو گیا ہوگا

ہوائی فوج ترکی کی موجودہ ہوائی طاقت کی کوئی معتبر تعداد موجود نہیں ۱۹۴۰ء میں طیاروں کی تعداد ۳۷۰ تھی اور ہوا بازوں کی تعداد ۵۰۰ ۸ لیکن اس وقت طیاروں کی تعداد ۱۹۴۰ء سے کہیں زیادہ ہوگی۔ اس وقت ادانہ، انقرہ، اسکی شہر، استنبول، قونیہ، اڈریانوپل، ازمیر اور العزیز میں ہوائی اڈے ہیں اور جولائی ۱۹۴۱ء میں یہ اطلاع ملی تھی کہ سمسون، سیواس، افیون قرہ حصار میں نئے ہوائی اڈے چند ماہ میں تیار ہو جائینگے، ہوائی طاقت براہِ راست جنرل اسٹاف کے تحت ہے۔ ایک انجمن طائر ترکی کے نام سے ۱۹۳۵ء میں بنائی گئی تھی تاکہ عوام میں ہوا بازی کا اشتیاق پیدا کیا جائے۔ ملک کے ہر گوشے میں اس انجمن کے کیمپ ہیں اور اس کے ذریعہ ہزاروں مردوں اور عورتوں کو ہوا بازی، ہوائی چھتریوں سے اُترنا اور گلائڈنگ سکھا دی گئی ہے۔ ترک ہوا بازوں کے کئی دستے برطانیہ میں تربیت حاصل کرنے کے لیے گئے تھے اور مئی ۱۹۴۲ء میں ۲۲ ہوا بازوں کا ایک چھوٹا سا دستہ تربیت حاصل کرنے کے لیے استنبول سے انگلینڈ روانہ ہوا تھا۔

تجارتی جہاز ۱۹۳۹ء میں ترکی کے تجارتی ہوائی جہازوں کی تعداد ۱۸۵ تھی (مجموعی وزن ۲۲۴۴۶۱ ٹن) جولائی ۱۹۴۲ء میں اطلاع ملی تھی کہ بارتین میں چند پرائیوٹ کارخانوں نے تجارتی جہاز بنانے کا کام

شروع کیا تھا۔ آبدوز کشتی سلداری اور تیل لیجانے والے جہاز الفارس کے علاوہ (جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے) ترکی کے حسب ذیل جہاز آبدوز کشتیوں کے حملے سے غرق ہو چکے ہیں۔ شفق (۵۰۰ ٹن) اینسیع (۲۰۰ ٹن) کینا قدری (۱۳۴۰ ٹن) اور دو چھوٹی ہلکی کشتیاں (۳۰۰ ٹن) ایک موٹر کشتی شنکایا اور ایک چھوٹا اسٹیمر ینیجی۔

پریس | ترکی کے صحافی وفد کے پیش نظر ترکی کے چند اہم اخبارات کا ذکر شاید دلچسپی سے خالی نہ ہوگا اس وفد میں ایم یالشین۔ ایم اسمر (سیاسی نامہ نگار اولوس) ایم سرتل، ایم داور اور ایم علیان شریک تھے جمہوریت (اڈیٹر ایم نادی) تصویر افکار اور سون پوستہ جرمنوں کے حامی ہیں۔ جمہوریت کی سب سے زیادہ اشاعت ہے۔ اقدام (اڈیٹر ایم داور) میں پروفیسر بلین محوریوں کے مشہور حامی کے مضامین شائع ہوتے ہیں اور یہ اخبار مجموعی حیثیت سے برطانیہ سے زیادہ محوریوں کا حامی ہے برطانیہ کے حامیوں میں ینی صباح (اڈیٹر ایم یالشین) اور شام کو نکلنے والا اخبار خبر ہے۔ ایم یالشین اتحادیوں کے زبردست حامی ہیں۔ اگرچہ وہ جب کبھی ضرورت سمجھتے ہیں اتحادیوں کی سخت نکتہ چینی کرتے ہیں۔ وطن (اڈیٹر ایم علیان۔ سون تلغراف (اڈیٹر ایم بنیجی) بھی برطانیہ کے حامی ہیں۔ تان (اڈیٹر سرتل) مجموعی حیثیت سے اتحادیوں کی حمایت کرتا ہے۔ اولوس (اڈیٹر ایم عطائی) ایک نیم سرکاری اخبار ہے اور حکومت کا ترجمان خیال کیا جاتا ہے۔ اقشام (اڈیٹر ایم صادق) شام کو نکلتا اور وقت ایک غیر جانبدار اخبار ہے۔ ایم یالشین اور ایم عطائی دونوں ایوان ملی کے رکن ہیں۔